pISSN No: 3105-9988 eISSN No: 3105-9996
Volume: 02, Issue: 01 (Jun 2026)
Email: bujis.bukc@bahria.edu.pk.com
Website: www.bujis.bahria.edu.pk
BUJIS
BAHRIA UNIVERSITY JOURNAL OF ISLAM AND SOCIETY
DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES, BAHRIA UNIVERSITY KARACHI CAMPUS

An Analysis of Leadership Qualities of Prophet Dawud (Peace be Upon Him) in the Light of Quranic Stories

حضرت داؤد علیہ السلام کی قائدانہ اوصاف کا قرآنی قصص کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Muhammad Tahir[1]
[1] Graduate, University of Karachi, Sindh, Pakistan.
tahir264391@gmail.com

ABSTRACT

This study conducts an analytical investigation into the leadership traits of Prophet Dawud (A.S) as delineated in the Holy Quran, focusing on his dual role as a divine messenger and a sovereign ruler. By exploring his multidimensional leadership across political, military, and judicial spheres, this research examines the core attributes that granted stability to his reign. Special emphasis is placed on the Quranic narrative in Surah Sad (38:22) regarding a complex judicial dispute. The analysis demonstrates how prophetic governance prioritizes objective, evidence-based decision-making and emotional stability over reactive, emotional susceptibility. The study underscores that an effective leader—whether a modern state executive, judge, or corporate manager—must grant equal right of defense to all parties, ensuring that rigorous verification guides conflict resolution. Ultimately, this paper extracts actionable governance principles from the Seerah of Prophet Dawud (A.S) to address contemporary administrative crises.

Article Information

Received
May 20, 2026
Revised
June 24, 2026
Accepted
June 26, 2026
Published
June 30, 2026

Keywords:
Prophet Dawud (A.S), Quranic Stories, Islamic Leadership, Judicial Leadership, Prophetic Management.

Funding
This research received no specific grant from any funding agency in the public, commercial, or not-for-profit sectors.

1۔ موضوع کا تعارف

اللہ تعالیٰ نے اپنے جن انبیاءِ کرام کو نبوت ورسالت کے عظیم الشان اعزاز کے ساتھ ساتھ منصب حکمرانی پر متمکن فرمایا ان میں حضرت داوٗد علیہ السلام بھی شامل ہیں۔[1] قرآن کریم میں انہیں علم وحکمت عطا کیے جانے کے ساتھ ان کے ایسے تمام اوصاف وکمالات کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو منصب حکومت کے لیے لازم وملزوم ہیں۔ آپ علیہ السلام فنِ خطابت کے ماہر تھے، جب کہ آواز بھی خُوب پائی تھی۔ حضرت داوٗد علیہ السلام کا شمار ان انبیاءِ کرام میں ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ نے بیک وقت نبوت، بادشاہت، حکمت، عدل اور غیر معمولی فہم و بصیرت جیسی غیر معمولی صفات سے نوازا۔ یہ خصوصیات اسلام کے علاوہ دیگر مذاہب کی کتب مقدسہ میں بھی پائی جاتی ہیں۔[2] قرآنِ کریم میں آپ علیہ السلام کا تذکرہ ایک ایسے ہمہ جہت قائد کے طور پر کیا گیا ہے جو نہ صرف روحانی بلکہ سیاسی، عدالتی اور عسکری میدانوں میں بھی کامل رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ آپ علیہ السلام کی شخصیت میں قیادت کے وہ جامع اصول موجود ہیں جو ایک مثالی اسلامی نظامِ قیادت کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔[3] عصر حاضر میں بھی مسلم معاشروں کو ایسے مسائل کا سامنا ہے جہاں قیادت اپنے معاشرے اور افراد کی زندگیوں پر اثرات مرتب کرتی نظر آتی ہے۔[4] اس سلسلے میں قائد کے اوصاف کا قائد انبیا کے اوصاف سے متصف ہونا ہی معاشرے کی حقیقی فلاح کی کنجی بن سکتی ہے۔

حضرت داوٗد (علیہ السلام) کی شخصیت پر عمومی سیرت نگاری کے پہلو سے بہت کام ہوا ہے، تاہم ان کے "قائدانہ اوصاف" اور "انتظامی مہارتوں" پر توجہ نسبتاً کم رہی ہے۔ سابقہ تحقیقات زیادہ تر ان کے معجزات یا تاریخی واقعات کے بیان تک محدود ہیں۔[5] جبکہ دیگر میں سے حضرت یوسف علیہ السلام اور اصحابِ کہف کے قصۂ قرآنی پر بھی

---

[1] *Al-Qur'an* (n.d.), 2:251.

[2] David Robert Hastings-Ruiz, "David, Neighboring Faiths: Christianity, Islam and Judaism in the Middle Ages and Today," *Collectanea Christiana Orientalia* 14 (July 2017): 289–94, https://doi.org/10.21071/cco.v14i.14467.

[3] *Al-Qur'an*, 21: 79.

[4] Mawaddah Fauziah, *Leadership Crisis in the Contemporary Muslim World: Challenges and Solutions*, 2019, https://www.academia.edu/download/73501215/Leadership_Crisis_in_the_Contemporary_Muslim_World.pdf.

[5] اس سلسلے میں درج ذیل مطالعات کو دیکھا جا سکتا ہے۔

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

قائدانہ اوصاف کے پس منظر میں کام کیا گیا ہے، اس سلسلے میں حضرت داؤد علیہ السلام کی شخصیت نہایت اہم اور تحقیق طلب ہے۔[6] موجودہ تحقیق ان واقعات کو "جدید انتظامی علوم (Modern Management Sciences) " کے تناظر میں ایک نئے زاویے سے پیش کرتی ہے۔ اس مقالے میں عدلِ اجتماعی اور فیصلہ سازی کے جو اصول اخذ کیے گئے ہیں، وہ ماضی کی روایتی تحقیقات اور عصری تقاضوں کے درمیان ایک مضبوط فکری تعلق قائم کرتے ہیں۔

2۔ منہج تحقیق

اس مقالے میں تاریخی و تجزیاتی منہج (Historical and Analytical Method) کو اختیار کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم کی آیات کو بنیادی ماخذ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے حضرت داؤد (علیہ السلام) کے واقعات کا استنباط کیا گیا ہے، جبکہ ثانوی ماخذ کے طور پر مستند تفاسیر اور سیرت کی کتب سے استفادہ کیا گیا ہے۔ تحقیقی عمل کے دوران متعلقہ آیات کے مفاہیم کو سیاق وسباق کی روشنی میں پرکھ کر ان سے انتظامی و قائدانہ اصول اخذ کیے گئے ہیں۔

3۔ متعلقہ علمی مواد اور اس کا تجزیہ

قرآنِ کریم کی مختلف سورتوں جن میں سورۃ البقرہ، سورۃ النساء، سورۃ المائدہ، سورۃ الانعام، سورۃ الاسراء، سورۃ الانبیاء، سورۃ النمل، سورۃ سبا اور سورۃ ص میں مختلف مقامات پر حضرت داؤد علیہ السلام کا تذکرہ ملتا ہے۔[7] بعض سورتوں میں تفصیل سے اور بعض میں مختصر طور پر اُن کے حالات و واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ متعدد جگہ موجود تذکرہ داؤدی سے درج ذیل قائدانہ آوصاف سامنے آتے ہیں۔

الف۔ علم و حکمت بحیثیت اہلیت منصب:

Shaikh Mir Asedullah Quadri, *Biography of Dawood (علیہ السلام)* (Sahih Iman Publication, 2020), https://sahihiman.com/books/repository/prophet-dawood.pdf; Hastings-Ruiz, "NIRENBERG, David, Neighboring Faiths"; Aslam Rahi, *Hazrat Dawood (A.S.)* (Shama Book Agency, 2013), https://www.scribd.com/document/700627352/Hazrat-Dawood-a-s-Pdfbooksfree-pk; Sadi Gilani, "Hazrat Dawood Khalifat-Ullah," *Defence Journal* 17, no. 5 (2013): 41.

[6] Nasrullah Qureshi et al., *Leadership and Its Prominent Characteristics: An Analytical Study in the Light of Surah Yusuf*, 2025; Muhammad Asad et al., "Prominent Characterstics of Leadership: An Analytical Study in the Light of Surah Al-Kahf: Https://Doi. Org/10.5281/Zenodo. 17706813," *ASSAJ* 4, no. 02 (2025): 1949–60, https://www.assajournal.com/index.php/36/article/view/1123; Muhammad Asad, *The Methodologies of Prophets in Preaching Toheed in Surah Hud (An Analysis of Hazrat Shuaib's Approach)*, September 30, 2025, https://doi.org/10.5281/ZENODO.17357299.

[7] *Al-Qur'an*, chaps. 2, 4, 5, 6, 17, 21, 27, 34 & 38.

OPEN ACCESS · CC BY NC
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام کے تذکرہ میں جن اوصاف کو قرآن مجید کی مختلف سورتوں میں بیان فرمایا ہے ان میں علم و حکمت کو خاص حیثیت حاصل ہے۔ بہت سی آیات میں ان دونوں خصوصیات کا ذکر منصب حکومت کے ساتھ کیا گیا ہے جس کی وجہ سے مناصب کے لیے ان اوصاف کی اہمیت اور زیادہ ہو جاتی ہے۔ ان کے قصے میں سب سے پہلا اشارہ ہی وصف علم کی طرف ملتا ہے۔[8] ارشاد ہے :

وَ لَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَيْمٰنَ عِلْمًا[9]

ترجمہ: اور بیشک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا۔

سورہ بقرہ میں بھی ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اٰتٰىهُ اللّٰهُ الْمُلْكَ وَ الْحِكْمَةَ وَ عَلَّمَهٗ مِمَّا يَشَآءُ[10]

ترجمہ: اور اللہ نے اسے سلطنت اور حکمت عطا فرمائی اور اسے جو چاہا سکھایا۔

اسی طرح سورہ انبیاء میں حکومت کے ساتھ وصف علم کا ذکر ملتا ہے جو قائد کے علم و فہم میں منبع ہونے پر راہنمائی ہے۔ ارشاد فرمایا: وَ كُلًّا اٰتَيْنَا حُكْمًا وَّ عِلْمًا[11] اس آیت مبارکہ میں حضرت داؤد علیہ السلام کو حکومت و سلطنت کا عطا کیا جانا مذکور ہے۔ اس منصب کے ساتھ منسلک کر کے جن دو اوصاف کو بیان کیا گیا ہے وہ حکمت و علم ہیں۔ علم و حکمت کا منصب حکمرانی کے ساتھ ربط ہے؟ اس کے لیے یہ جاننا چاہیے کہ:

- حکمت کی وجہ سے انسان کے اندر یہ اوصاف پیدا ہو جاتے ہیں۔
- اہم امور میں فوری طور پر درست اور قابل عمل فیصلہ کرنا۔
- حکمت انسان کے اندر یہ صلاحیت پیدا کرتی ہے کہ وہ راہ اعتدال پر چلنے کی کوشش کرتا ہے۔
- حکمت وہ وصف ہے جو مستقبل کو مد نظر رکھ کر حال میں فیصلہ سازی کرنے پر ابھارتا ہے۔

8 Tahira Yasmeen, "Qasas Al-Qur'aniyyah Aur Ahliyyat-e-Manasib Ka Meyar" (Research Thesis, Idara-e-Uloom-e-Islamia, Punjab University, n.d.), 192.
9 *Al-Qur'an*, 27: 15.
10 *Al-Qur'an*, 2: 251.
11 *Al-Qur'an*, 21: 79.

OPEN ACCESS CC BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

پاکستان کے مشہور مفسر پیر کرم علی شاہ الازہری (وفات: 1998ء) وصف علم کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ: جہاں بھی یہ علم پایا جاتا ہے انسان عزت و عظمت کے بلند ترین مقامات پر فائز ہونے کے باوجود بھی بد مست نہیں ہوتا۔ قرآن کریم اپنے ماننے والوں کے دل ودماغ کو اسی علم کی روشنی سے منور کرنا چاہتا ہے جسے یہ علم حاصل ہو گیا وہ اٹھارہ لاکھ مربع میل کا فاتح ہونے کے باوجود پیوند لگا ہوا کرتا پہنتا ہے، سوکھی روٹی کھاتا ہے اور اپنے درے کا تکیہ بنا کر فرش زمین پر سوتا ہے۔ اس کے عدل وانصاف سے گلشن ہستی میں پھر بہار آجاتی ہے۔[12]

ب- قوت فیصلہ:

کسی بھی ریاست یا تنظیم کی بقا کا دارومدار اس کے قائد کی درست اور بروقت فیصلہ سازی پر ہوتا ہے اور کسی بھی قائد کی کامیابی کا ایک بڑا معیار یہ ہے کہ اس کا قائم کردہ نظام داخلی طور پر کتنا مربوط اور خارجی طور پر کتنا مستحکم ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جھگڑوں کے فیصلے کرنے کی خصوصی اہلیت سے بھی نوازا تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ وَآتَيْنَاهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ[13]

ترجمہ: اور ہم نے ان کی سلطنت کو مضبوط کر دیا اور انہیں حکمت عطا فرمائی اور دوٹوک فیصلہ کرنے کی صلاحیت (قوتِ فیصلہ) بخشی۔

اس بابت مشہور مصری مفسر سید قطب شہید (وفات:1966ء) لکھتے ہیں:

> آپ کی حکومت بہت ہی مضبوط تھی۔ آپ کی حکومت کی پالیسی حکمت و دانشمندی اور ٹھوس فکر پر مبنی تھی اور اس کے فیصلے دوٹوک ہوتے تھے۔ آپ کے اندر بے پناہ قوت فیصلہ تھی۔ کسی حکومت میں جب قوت اور حکمت جمع ہو جائے تو وہ کمال کی انتہاؤں کو چھو لیتی ہے۔[14]

---

[12] Pir Muhammad Karam Shah al-Azhari, *Zia Al-Qur'an* (Ziaul Quran Publishers, n.d.), vol. 4, p. 434.
[13]*Al-Qur'an*, 38: 20.
-Sayyid Qutb, *Fi Zilal Al-Qur'an*, vol. 5, trans. Syed Maroof Shah (Idara Manshoorat-e-Islami, 2025), vol. 5, p.661.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

معلوم ہوا حکمت اور قوت فیصلہ کا حکومت اور اس کی مضبوطی کے ساتھ گہرا تعلق ہے اگر اس میں سے ایک کو بھی الگ کر دیا جائے تو حکومت کی پائیداری خود بخود ختم ہو جائے گی اور وہ زیادہ دیر تک نہیں رہ سکے گی۔ مستحکم حکومتوں کے حاکموں کے اندر علم و حکمت کے ساتھ قوت فیصلہ کی اہلیت کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔

ج-عدل وانصاف پر مبنی قیادت:

قیادت کا سب سے حساس اور کلیدی منصب عدل وانصاف کا قیام ہے، جو کسی بھی ریاست یا معاشرے کے استحکام کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ اس حقیقت کی شاہد ہے کہ اقتدار دراصل اللہ کی طرف سے تفویض کردہ ایک امانت ہے، جس کا بنیادی مقصد جذبات اور ذاتی خواہشات سے بالاتر ہو کر حق کے مطابق فیصلے کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کو منصبِ خلافت عطا کرتے ہوئے نظامِ عدل کی اہمیت کو ان الفاظ میں واضح فرمایا:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ[15]

ترجمہ: اے داؤد! بے شک ہم نے تمہیں زمین میں خلیفہ (نائب) بنایا، پس لوگوں کے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کرو۔

اس آیت میں خلیفہ کا لفظ یہ واضح کرتا ہے کہ قائد مطلق العنان نہیں ہوتا، بلکہ وہ اعلیٰ ترین مقتدر (اللہ) کے سامنے جوابدہ ہے۔ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ "کا حکم اس بات کی علامت ہے کہ قائد کے لیے تمام انسان برابر ہیں۔ عدل کی فراہمی میں نسل، رنگ، طبقہ یا مذہب کی بنیاد پر امتیاز برتنا قیادت کے اصل مقصد کے منافی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا یہ اسوہ موجودہ دور کے حکمرانوں اور مینیجرز کے لیے درج ذیل اصول مہیا کرتا ہے:

اولا: قانون کی بالادستی: معاشرے میں امن صرف اسی صورت ممکن ہے جب طاقتور اور کمزور دونوں کے لیے عدل کے پیمانے یکساں ہوں۔

ثانیا: شفافیت اور احتساب: قائد کو یہ احساس ہونا چاہیے کہ اس کا ہر فیصلہ عوامی اور الٰہی احتساب کے دائرے میں ہے۔

---

[15] *Al-Qur'an*, 38: 26.

OPEN ACCESS **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

حضرت داؤد علیہ السلام کی قیادت یہ سکھاتی ہے کہ عدل محض ایک قانونی ضابطہ نہیں بلکہ ایک روحانی فریضہ ہے۔ جو قائد عدل و انصاف کو اپنی حکمرانی کا محور بناتا ہے، اسے نہ صرف عوامی مقبولیت حاصل ہوتی ہے بلکہ اس کا اقتدار پائیدار اور مستحکم ہو جاتا ہے۔ عدل کے بغیر قیادت محض ایک زیر تعمیر گھر کا اولین نقشہ یا ابتدائی ڈھانچہ ہے جس میں روح موجود نہیں۔

د-خواہشاتِ نفس سے اجتناب اور فکری تطہیر:

قیادت کا منصب جہاں بے پناہ اختیارات لاتا ہے، وہیں یہ قائد کے لیے آزمائش کا مقام بھی ہوتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے جب زمین کی خلافت اور سیاسی اقتدار عطا فرمایا، تو ساتھ ہی ایک ایسی بنیادی شرط عائد کی جو گڈ گورننس کی روح ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَىٰ فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ[16]

ترجمہ: اور خواہشِ نفس کی پیروی نہ کرنا، ورنہ وہ تمہیں اللہ کی راہ سے بھٹکا دے گی۔

قیادت کے لیے سب سے بڑا خطرہ "ہویٰ" (ذاتی خواہش یا تعصب) ہے۔ ایک کامیاب منتظم وہ ہے جو فیصلہ سازی کے عمل میں اپنے ذاتی رجحانات، تعلقات یا دباؤ کو حائل اور اثر انداز نہ ہونے دے۔ خواہشِ نفس کی پیروی سے بچنا دراصل اپنے جذبات پر قابو پانے کا نام ہے، تاکہ فیصلے منطق اور حقائق پر مبنی ہوں نہ کہ وقتی اشتعال یا پسند و ناپسند پر۔ ایک مؤثر قائد وہ ہے جو فیصلہ کرتے وقت اپنے ذاتی مفادات، پسند و ناپسند اور جذباتی میلان کو بالائے طاق رکھ دے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو دی گئی یہ ہدایت واضح کرتی ہے کہ جب قیادت خواہشِ نفس کے تابع ہو جائے، تو عدل قائم نہیں رہ سکتا۔ جدید انتظامی علوم میں اسے غیر جانبدارانہ قیادت کہا جاتا ہے، جہاں فیصلے حقائق اور میرٹ پر مبنی ہوتے ہیں نہ کہ قائد کی ذاتی مرضی پر۔ آیت میں سَبِیلِ اللہ (اللہ کی راہ) سے مراد وہ ضابطۂ اخلاق اور اصول ہیں جن پر کسی ریاست یا تنظیم کی بنیاد ہوتی ہے۔ خواہشِ نفس کی پیروی قائد کو بنیادی اصولوں سے دور کر دیتی ہے۔

---

[16] *Al-Qur'an*, 38: 26.

OPEN ACCESS cc BY NC **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اقتدار انسان میں تکبر اور خود رائی پیدا کر سکتا ہے۔ ہویٰ (نفسانی خواہش) سے اجتناب کا حکم قائد کو اس نفسیاتی گراوٹ سے بچاتا ہے۔

ھ-احتسابِ نفس:

اسلامی ریاست میں ایک لیڈر خود کو نہ صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے سامنے جواب دہ سمجھتا ہے بلکہ قوم کے سامنے جواب دہ بھی ہوتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قیادت کا منصب کوئی استحقاق نہیں بلکہ ایک بھاری ذمہ داری ہے، جس میں ہر قدم پر خدا اور خلق کے سامنے جوابدہی کا احساس ناگزیر ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی ہر فکر اور عمل کو الٰہی معیار پر پرکھتے تھے۔ قرآنِ کریم نے آپ علیہ السلام کے اس جذبہِ احتساب کو ایک خاص واقعے میں یوں بیان فرمایا ہے:

وَظَنَّ دَاوُودُ أَنَّمَا فَتَنَّاهُ فَاسْتَغْفَرَ رَبَّهُ وَخَرَّ رَاكِعًا وَأَنَابَ[17]

ترجمہ: اور داؤد سمجھ گئے کہ ہم نے انہیں آزمایا ہے، پس انہوں نے اپنے رب سے مغفرت طلب کی اور سجدے میں گر پڑے اور (اللہ کی طرف) رجوع کیا۔

ایک کامیاب قائد وہ نہیں جو غلطی نہ کرے، بلکہ وہ ہے جو غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنی انا کو پسِ پشت ڈال کر فوری اصلاح کر لے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جیسے ہی یہ گمان ہوا کہ اس واقعے میں ان کے لیے کوئی آزمائش ہے، انہوں نے کسی تاخیر کے بغیر رجوع کیا۔ جدید تنظیم (Modern Management) میں اسے اصلاحی اقدام کہا جاتا ہے، جو کسی بھی نظام کو بڑی تباہی سے بچانے کے لیے ضروری ہے۔ جب ایک قائد عوامی سطح پر اپنی غلطی تسلیم کرتا ہے یا اپنے نفس کا محاسبہ کرتا ہے، تو اس کی اخلاقی ہیبت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا عجز اور استغفار یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ خود کو قانون اور ضابطے سے بالاتر نہیں سمجھتے تھے۔ یہ وصف ماتحتوں میں یہ پیغام دیتا ہے کہ "احتساب" کا عمل سب کے لیے یکساں ہے۔ "وَخَرَّ رَاكِعًا" (وہ رکوع میں گر پڑے) اس بات کی علامت ہے کہ عظیم مادی قوت اور سلطنت کے باوجود حضرت داؤد علیہ السلام کا دل اللہ کے خوف اور احتساب کے احساس

[17]*Al-Qur'an*, chap. 24.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

سے لبریز تھا۔ ایک لیڈر جب سجدہ ریز ہوتا ہے تو وہ دراصل اپنی محدودیت کا اعتراف کر رہا ہوتا ہے، جو اسے فرعونیت اور آمرانہ رویوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

لفظ "ظن" یہ بتاتا ہے کہ قائد کو اتنا حساس اور باخبر ہونا چاہیے کہ وہ اپنے فیصلوں کے باریک پہلوؤں پر بھی نظر رکھ سکے۔ خود آگاہی وہ صفت ہے جو قائد کو تعصبات سے پاک رکھتی ہے اور اسے فیصلے کرنے میں مدد دیتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا احتسابِ نفس یہ سبق دیتا ہے کہ قیادت نام ہے ذمہ داری قبول کرنے کا، نہ کہ دوسروں پر الزام دھرنے کا۔ جو قائد خود کو احتساب کے کٹہرے میں کھڑا کرنے کی جرات رکھتا ہے، وہی معاشرے میں عدل و انصاف کا حقیقی علمبردار بن سکتا ہے۔ احتسابِ نفس ہی وہ صفت ہے جو کسی انتظامی ڈھانچے کو بدعنوانی سے پاک رکھتی اور عوامی اعتماد کو بحال کرتی ہے۔ یہی منہج ہمیں حضرت ابو بکر صدیق کے پہلے خطبہ خلافت میں درج ذیل الفاظ کی صورت میں ملتا ہے:

> أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنِّي قَدْ وُلِّيتُ عَلَيْكُمْ وَلَسْتُ بِخَيْرِكُمْ، فَإِنْ رَأَيْتُمُونِي عَلَى حَقٍّ فَأَعِينُونِي، وَإِنْ رَأَيْتُمُونِي عَلَى بَاطِلٍ فَسَدِّدُونِي[18]

> ترجمہ: اے لوگو! مجھے تم پر والی (قائد) مقرر کیا گیا ہے حالانکہ میں تم میں سب سے بہتر نہیں ہوں۔ پس اگر تم مجھے حق پر دیکھو تو میری اطاعت کرنا، اور اگر تم مجھے راستے سے ہٹا ہوا دیکھو تو میری ہرگز اطاعت نہ کرنا۔

موجودہ دور کے قائدین اور حکمرانوں کے لیے اس میں یہ پیغام ہے کہ اقتدار کا اصل حسن استغفار اور انابت میں ہے، نہ کہ اپنی غلطیوں پر اصرار کرنے میں۔ خود احتسابی ہی وہ راستہ ہے جو انسان کو مصلحتوں کی دلدل سے نکال کر حق کی شاہراہ پر گامزن کرتا ہے۔

و-عاجزی اور انکساری:

قیادت میں عاجزی کا مطلب کمزوری نہیں، بلکہ یہ اس اخلاقی طاقت کا نام ہے جو قائد کو اپنی حدود میں رکھتی ہے اور

[18] Ma'mar ibn Abi 'Amr Rashid Al-Azdi, *Al-Jami' (Manshur Kamulhaq Bimussanaf 'Abd al-Razzaq)*, 2nd ed., vol. 2, ed. Habib al-Rahman Al-A'zami (Al-Majlis al-'Ilmi (Pakistan) / Al-Maktab al-Islami (Beirut), n.d.) H: 20701 .

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

اسے عوام کے قریب کرتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں اور پرندوں جیسی عظیم کائناتی قوتوں پر حکمرانی عطا کی، مگر اس کے باوجود ان کا شیوہ عجز و نیاز تھا۔ قرآنِ کریم آپ علیہ السلام کی اس کیفیتِ بندگی کو یوں بیان فرماتا ہے:

إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالْإِشْرَاقِ ○ وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً ۖ كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ[19]

ترجمہ: بے شک ہم نے پہاڑوں کو ان کے مسخر کر دیا تھا کہ وہ شام اور صبح (ان کے ساتھ) تسبیح کرتے تھے، اور پرندوں کو بھی اکٹھا کر دیا تھا؛ سب کے سب ان کی طرف رجوع کرنے والے (فرمانبردار) تھے۔

ایک کامیاب قائد وہ ہے جو اپنی کامیابیوں کی نسبت (credit) اپنی ذات کو دینے کے بجائے اسے ایک اعلیٰ مقصد یا الٰہی نصرت سے منسوب کرے۔ یہی عاجزی اسے حقیقی قائد اور خادمِ خلق بناتی ہے اور اسے آمرانہ رویوں سے بچاتی ہے۔ پہاڑوں اور پرندوں کا آپ علیہ السلام کے ساتھ تسبیح کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ایک عاجز قائد کی شخصیت میں ایسی کشش ہوتی ہے کہ کائنات کی ہر شے اس کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتی ہے۔ جدید مینیجمنٹ میں اسے ہم آہنگ قیادت (Inclusive Leadership) کہا جاتا ہے، جہاں قائد اپنی عاجزی سے ایک ایسا ماحول پیدا کرتا ہے کہ ہر ماتحت خود کو اس مشن کا حصہ سمجھنے لگتا ہے۔[20]

تاریخی روایات بتاتی ہیں کہ حضرت داؤد علیہ السلام اتنے بڑے بادشاہ ہونے کے باوجود عام لباس میں رعایا کے درمیان نکل جاتے تھے۔ یہ اس لیے کہ ان کے مسائل براہِ راست جان سکیں۔ عاجزی قائد اور عوام کے درمیان موجود دیوار کو گرا دیتی ہے۔ جب قائد عاجز ہوتا ہے، تو وہ تنقید سننے کا حوصلہ رکھتا ہے اور اپنی اصلاح کے لیے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ جو قائد اپنی طاقت کے عروج پر بھی بندگی اور انکساری کا دامن تھامے رکھتا ہے، اللہ اسے وہ دوامی عزت عطا کرتا ہے جو مادی طاقت سے کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ عاجزی ہی وہ صفت ہے جو اقتدار کو فتنہ بننے سے روکتی اور اسے رحمت میں بدل دیتی ہے۔

-*Al-Qur'an*, 38: 18.

[20] Nasrullah Qureshi and Muzaffar Ali, "Role of Humans in the Protection of the Environment: An Analysis in the Light of the Quran," *Available at SSRN 6632718*, 2024, https://papers.ssrn.com/sol3/papers.cfm?abstract_id=6632718.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ز۔شکر گزاری:

عاجزی کا لازمی نتیجہ شکر ہے۔ قیادت کے منصب پر فائز شخص کے لیے شکر گزاری محض زبانی کلمات کا نام نہیں، بلکہ یہ ان نعمتوں اور وسائل کے بہترین اور تعمیری استعمال کا نام ہے جو اسے عطا کیے گئے ہیں۔ حضرت داؤد علیہ السلام کو جب لوہا نرم کرنے کا ہنر دیا گیا تو انہوں نے اسے اپنی بڑائی کے بجائے اللہ کا فضل قرار دیا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ[21]

ترجمہ: اے آلِ داؤد! شکر گزاری کے طور پر (نیک) عمل کرو، اور میرے بندوں میں شکر گزار تھوڑے ہی ہیں۔

آیت میں اعْمَلُوا (عمل کرو) کا لفظ یہ واضح کرتا ہے کہ قائد کے لیے شکر گزاری کا مطلب تعمیل امر (performance) ہے۔[22] ایک کامیاب منتظم وہ ہے جو اسے حاصل وسائل، اختیارات اور ٹیم کو ضائع کرنے کے بجائے انہیں اعلیٰ مقاصد کے لیے استعمال کرے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی شکر گزاری نے ان کی سلطنت کو وہ دوام بخشا جو تاریخ کا حصہ بن گیا۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی شکر گزاری کا ایک مظہر یہ تھا کہ وہ بادشاہ ہونے کے باوجود اپنی رعایا کے حقوق کا خیال رکھتے اور اللہ کی دی ہوئی طاقت کو کمزوروں کی دادرسی کے لیے استعمال کرتے تھے۔ موجودہ دور کے قائدین کے لیے اس میں یہ پیغام پنہاں ہے کہ وہ اپنی کامیابیوں کو اپنی ذہانت کا کرشمہ سمجھنے کے بجائے اسے اللہ کا فضل اور عوام کی امانت سمجھیں، کیونکہ اقتدار کا اصل شکر اس کا خیر کے لیے استعمال ہونا ہے۔

ح۔عسکری قیادت اور بہادری:

عسکری میدان میں قیادت کا اصل امتحان اس وقت ہوتا ہے جب مادی وسائل کم ہوں اور دشمن بظاہر ناقابلِ شکست نظر آ رہا ہو۔ قرآنِ کریم نے جالوت جیسے جابر اور طاقتور دشمن کے خلاف آپ علیہ السلام کی فیصلہ کن فتح کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:

---

[21] *Al-Qur'an*, 34: 13.

[22] Mahmud ibn Hamza ibn Nasr Al-Kirmani, *Ghara'ib al-Tafsir Wa 'Aja'ib al-Ta'wil* (Dar al-Qibla lil-Thaqafa al-Islamiyya (Jeddah) / Mu'assasat 'Ulum al-Qur'an (Beirut), n.d.), vol. 2, p. 929.

OPEN ACCESS **Bahria University Journal of Islam and Society** is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

فَهَزَمُوهُم بِإِذْنِ اللَّهِ وَقَتَلَ دَاوُودُ جَالُوتَ[23]

ترجمہ: پس انہوں نے اللہ کے حکم سے ان (دشمنوں) کو شکست دے دی اور داؤد نے جالوت کو قتل کر دیا۔

حضرت داؤد علیہ السلام کی سیرت ہمیں سکھاتی ہے کہ ایک سچا قائد اپنے عزم، ایمانی قوت اور درست حکمتِ عملی سے ناممکن کو ممکن بنا دیتا ہے۔ آیت میں "بِإِذْنِ اللّٰہِ" یہ واضح کرتا ہے کہ ایک عسکری قائد کے پاس بہترین ہتھیاروں کے ساتھ ساتھ اللہ کی مدد پر کامل یقین ہونا چاہیے۔ یہی وہ یقین ہے جو قائد کو ناامیدی سے بچاتا ہے اور اسے خطرات مول لینے کا حوصلہ عطا کرتا ہے۔ جالوت کا قتل محض ایک فرد کا قتل نہ تھا بلکہ باطل نظام کی کمر توڑنا تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے دشمن کے مرکز پر ضرب لگائی، جس سے پوری دشمن فوج تتر بتر ہو گئی۔ ایک عظیم سپہ سالار وہی ہے جو دشمن کے اعصاب پر ضرب لگائے اور کم سے کم وقت میں فیصلہ کن نتائج حاصل کرے۔ آج کے دور کے منتظمین اور قائدین (Managers and Leaders) کے لیے اس میں یہ پیغام ہے کہ وہ مسائل سے خوفزدہ ہونے کے بجائے اپنی منفرد صلاحیتوں کو پہچانیں اور مسائل کا مقابلہ کریں، کیونکہ فتح ہمیشہ جرات مندوں کا مقدر ہوتی ہے۔

ط- تجزیاتی فہم اور حقائق پر مبنی فیصلہ سازی:

قیادت کا منصب اکثر ایسے پیچیدہ تنازعات سامنے لاتا ہے جہاں بظاہر ایک فریق مظلوم اور دوسرا ظالم نظر آتا ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام کی زندگی کا یہ واقعہ ہمیں سکھاتا ہے کہ ایک باوقار قائد کو جذباتی اثر پذیری کے بجائے ٹھوس شواہد اور دونوں فریقوں کے موقف کی روشنی میں حتمی رائے قائم کرنی چاہیے۔ قرآنِ کریم اس واقعے کی عکاسی یوں کرتا ہے:

إِذْ دَخَلُوا عَلَىٰ دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ۖ قَالُوا لَا تَخَفْ ۖ خَصْمَانِ بَغَىٰ بَعْضُنَا عَلَىٰ بَعْضٍ فَاحْكُم بَيْنَنَا بِالْحَقِّ وَلَا تُشْطِطْ وَاهْدِنَا إِلَىٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ[24]

[23]*Al-Qur'an*, vol. 2: 251.
[24]*Al-Qur'an*, 38: 22.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ترجمہ: جب وہ (ناگہانی طور پر) داؤد کے پاس داخل ہوئے تو وہ ان سے ڈر گئے۔ انہوں نے کہا: ڈریے نہیں، ہم دو فریق ہیں جن میں سے ایک نے دوسرے پر زیادتی کی ہے، پس ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ کیجیے اور بے انصافی نہ کیجیے اور ہمیں سیدھی راہ دکھایئے۔

مقدمہ بازوں کا دیوار پھاند کر اچانک سامنے آنا ایک ہنگامی صورتحال تھی۔ ایک قائد کے لیے سبق یہ ہے کہ غیر متوقع حالات میں بھی اپنے حواس بحال رکھے اور اشتعال یا خوف کے بجائے معاملے کی نوعیت پر توجہ دے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے فوری طور پر ان کی بات سنی، جو ان کے اعلیٰ ظرف اور قابلِ رسائی ہونے کی دلیل ہے۔ جب ایک بھائی نے اپنی مظلومیت کی فریاد پیش کی، کہ اس کے بھائی کے پاس 99 دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک، تو بظاہر وہ حق پر معلوم ہو رہا تھا۔ لیکن قائدانہ بصیرت کا تقاضا یہ ہے کہ صرف ایک فریق کی کہانی پر فیصلہ نہ دیا جائے بلکہ دوسرے کا موقف بھی سنا جائے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس واقعے سے یہ سبق عام کیا کہ عدل میں جلد بازی بڑی لغزشوں کا سبب بن سکتی ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس موقع پر جو تبصرہ فرمایا کہ اکثر شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے ہیں، سوائے ان کے جو ایمان لائے، یہ جدید کارپوریٹ گورننس اور سماجی تنظیموں کے لیے ایک رہنما اصول ہے۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے اس آزمائش سے یہ سیکھا کہ قیادت میں سماعت اور تحقیق کو جذبات پر فوقیت حاصل ہونی چاہیے۔ یہی وہ صفت ہے جو کسی بھی تنظیم یا ریاست میں فریقین کے درمیان پائیدار امن اور اطمینان پیدا کرتی ہے۔ موجودہ دور کے ججز، مینیجرز اور سربراہانِ مملکت کے لیے اس میں یہ پیغام ہے کہ وہ کسی بھی تنازعے میں فریقِ اول کی مظلومیت سے متاثر ہونے کے بجائے فریقِ دوم کو صفائی کا پورا موقع دیں، کیونکہ ادھورا سچ مکمل جھوٹ سے زیادہ نقصان دہ ہو سکتا ہے۔

4۔ خلاصہ اور نتائج:

اس تحقیقی مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ حضرت داؤد (علیہ السلام) کی قیادت محض ایک حکمرانی کا نام نہیں بلکہ یہ عدل، حکمت، اور اللہ کے حضور احتسابِ نفس کا ایک جامع نظام ہے۔ قرآنِ کریم میں بیان کردہ ان کے واقعات ثابت کرتے ہیں کہ ایک مثالی قائد کے لیے ضروری ہے کہ:

الف۔ وہ فیصلہ سازی میں جذباتیت کے بجائے مضبوط شواہد پر اعتماد کرے۔

OPEN ACCESS
Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

ب۔ اپنی ذاتی خواہشات (نفسانی میلان یعنی ہویٰ) کو قانون کی بالادستی کے سامنے قربان کر دے۔

یہ تحقیق اس نتیجے پر پہنچتی ہے کہ عسکری بہادری، شفاف احتساب، اور عاجزی کا مثلث ہے جس پر ایک مستحکم اور پائیدار فلاحی نظام قائم کیا جا سکتا ہے۔ ان تمام اوصاف کو درج ذیل نقشے میں واضح کیا گیا ہے۔

Fig 1.

آخر میں یہ تحقیق محققین کو سفارش کرتی ہے کہ وہ انبیاءِ کرام کے قصص سے دیگر عصری علوم، مثلاً نفسیات، معاشیات، اور سفارتی تعلقات کے اصول اخذ کرنے پر مزید تحقیق کریں تاکہ اسلامی تاریخ کی علمی وسعت سے پوری طرح استفادہ کیا جا سکے۔

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

5۔ مصادر و مراجع

Al-Azdi, Ma'mar ibn Abi 'Amr Rashid. *Al-Jami' (Manshur Kamulhaq Bimussanaf 'Abd al-Razzaq)*. 2nd ed. Vol. 2, edited by Habib al-Rahman Al-A'zami. Al-Majlis al-'Ilmi (Pakistan) / Al-Maktab al-Islami (Beirut), n.d.

Al-Kirmani, Mahmud ibn Hamza ibn Nasr. *Ghara'ib al-Tafsir Wa 'Aja'ib al-Ta'wil*. Dar al-Qibla lil-Thaqafa al-Islamiyya (Jeddah) / Mu'assasat 'Ulum al-Qur'an (Beirut), n.d.

Al-Qur'an. n.d.

Asad, Muhammad, Muhsin Ramazan İşsever, and Nasurullah Qureshi. "Prominent Characterstics of Leadership: An Analytical Study in the Light of Surah Al-Kahf: Https://Doi. Org/10.5281/Zenodo. 17706813." *ASSAJ* 4, no. 02 (2025): 1949–60. https://www.assajournal.com/index.php/36/article/view/1123.

Azhari, Pir Muhammad Karam Shah al-. *Zia Al-Qur'an*. Ziaul Quran Publishers, n.d.

Fauziah, Mawaddah. *Leadership Crisis in the Contemporary Muslim World: Challenges and Solutions*. 2019. https://www.academia.edu/download/73501215/Leadership_Crisis_in_the_Contemporary_Muslim_World.pdf.

Gilani, Sadi. "Hazrat Dawood Khalifat-Ullah." *Defence Journal* 17, no. 5 (2013): 41.

Hastings-Ruiz, David Robert. "David, Neighboring Faiths: Christianity, Islam and Judaism in the Middle Ages and Today." *Collectanea Christiana Orientalia* 14 (July 2017): 289–94. https://doi.org/10.21071/cco.v14i.14467.

Muhammad Asad. *The Methodologies of Prophets in Preaching Toheed in Surah Hud (An Analysis of Hazrat Shuaib's Approach)*. September 30, 2025. https://doi.org/10.5281/ZENODO.17357299.

Quadri, Shaikh Mir Asedullah. *Biography of Dawood (علیہ السلام)*. Sahih Iman Publication, 2020. https://sahihiman.com/books/repository/prophet-dawood.pdf.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/

Qureshi, Nasrullah, and Muzaffar Ali. “Role of Humans in the Protection of the Environment: An Analysis in the Light of the Quran.” *Available at SSRN 6632718*, 2024. https://papers.ssrn.com/sol3/papers.cfm?abstract_id=6632718.

Qureshi, Nasrullah, Muhammad Asad, and Nazir Ahmed. *Leadership and Its Prominent Characteristics: An Analytical Study in the Light of Surah Yusuf*. 2025.

Qutb, Sayyid. *Fi Zilal Al-Qur’an*. Vol. 5, translated by Syed Maroof Shah. Idara Manshoorat-e-Islami, 2025.

Rahi, Aslam. *Hazrat Dawood (A.S.)*. Shama Book Agency, 2013. https://www.scribd.com/document/700627352/Hazrat-Dawood-a-s-Pdfbooksfree-pk.

Yasmeen, Tahira. “Qasas Al-Qur’aniyyah Aur Ahliyyat-e-Manasib Ka Meyar.” Research Thesis, Idara-e-Uloom-e-Islamia, Punjab University, n.d.

Bahria University Journal of Islam and Society is licensed under Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0). https://bujis.bahria.edu.pk/